احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 5 مارچ 2004ء

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 5 مارچ 2004ء 13 محرم 1425 ہجری - 5 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 49

رحمت کا سایہ

حارث بن ہشام اور زہیر بن ابی امیہ رسول اللہ ﷺ کی چچازاد بہن حضرت ام ہانی ؓ کے سسرالی عزیز تھے۔ فتح مکہ کے بعد حضرت ام ہانی نے انہیں امان دی مگر حضرت علیؓ ان کے جرائم کی وجہ سے ان کے قتل پر مصر تھے۔ تب ام ہانی کی درخواست پر رسول اللہؐ نے ان دونوں کو معاف کر دیا۔

(سیرت ابن ہشام۔ حالات فتح مکہ جلد2 ص411)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں صلح کو پسند کرتا ہوں اور جب صلح ہو جاوے پھر اس کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہئے کہ اس نے کیا کہا یا کیا کیا تھا میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجال اور کذاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آ سکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا ہاں خدا تعالیٰ کی عزت کو ہاتھ سے نہ دے۔

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہئے اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پروا نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اس لئے اس سے بچتے رہو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا خلق کرنا بھی ایک موت ہے۔ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو توں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے۔ میں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے دے تو صبر کر کے خاموش ہو رہے۔

بعض لوگ اپنی نادانی سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ نبی بعض اوقات سختی کرتے ہیں وہ اس امر کو سمجھ نہیں سکتے کہ ان کی سختی کا رنگ اور ہے۔ اس میں کینہ ملا ہوا نہیں ہوتا وہ اپنے نفس کے لئے نہیں کرتے۔ اس میں کوئی ذاتی غرض ان کی مدنظر نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی عزت کے لئے اور اس کی اپنی اصلاح کے لئے۔

دیکھو ماں بچے کو بعض وقت مارتی بھی ہے اور سخت مارتی ہے۔ دوسرا دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ کیسی بے دردی سے مار رہی ہے مگر وہ اس سے ناواقف ہے کہ اس کی شفقت کا اندازہ کر سکے۔ اگر ماں کی محبت اور ہمدردی کی اسے خبر ہوتی تو وہ ایسا وہم نہ کرتا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر بچے کو ذرا بھی درد ہو تو ماں ساری رات بے قرار رہتی اور اس کی خدمت گزاری میں گزار دیتی ہے۔ دوسرا کون ہے جو اس شفقت اور ہمدردی کا مقابلہ کر سکے۔ اسی طرح پر نبی کی سختی ہوتی ہے اس کے دل میں ایک درد اور کوفت ہوتی ہے خدا تعالیٰ کی مخلوق کی اصلاح کے لئے۔ وہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچ جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 69)

یوم تحریک جدید

مورخہ 9/اپریل 2004ء کو منایا جائے

امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا "یوم تحریک جدید" 9/اپریل 2004ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس مقصد پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے:۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس، کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔
2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کیلئے وقف کریں۔
3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
5۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کریں۔
6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔
7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب

باقی صفحہ 8 پر

اعلان برائے سابقہ طالبات جامعہ نصرت

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا کانووکیشن مارچ کے تیسرے ہفتہ میں متوقع ہے۔ حتمی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اس کانووکیشن میں 1999ء تا 2003ء کی ڈگریاں دی جائیں گی۔ جو طالبات کانووکیشن کے موقع پر ڈگری حاصل کرنے کی خواہشمند ہیں۔ ان کیلئے ضروری ہے۔ کہ مورخہ 10 مارچ 2004ء تک دفتر کالج ہذا کو مطلع کریں۔ بصورت دیگر وہ کانووکیشن میں شمولیت نہ کر سکیں گی۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

شمائل احمد

آپ نے دوڑ کر اس کے منہ میں پانی ڈالا

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب لکھتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود نے کشف میں صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کے متعلق دیکھا کہ وہ مبہوت اور بدحواس ہو کر دوڑتا ہوا آپ کے پاس آیا ہے اور نہایت بے قرار ہے اور حواس اڑے ہوئے ہیں اور کہتا ہے کہ ابا پانی یعنی مجھے پانی دو حضرت اقدس اس وقت باغ میں مقیم تھے اور دو گھنٹہ بعد اس کشف کے بعینہ یہ واقعہ پیش آیا۔ آٹھ بجے صبح کا وقت تھا اور حضرت اقدس ایک درخت کے نیچے کھڑے تھے۔ مبارک احمد چار برس کی عمر کا تھا۔ یکا یک وہ اسی طرح مبہوت حضرت کی طرف آیا اور کشف پورا ہو گیا آپ فرماتے ہیں۔

”میں نے اس کو گود میں اٹھا لیا اور جہاں تک مجھ سے ہو سکا میں تیز قدم اٹھا کر اور دوڑ کر کنویں تک پہنچا اور اس کے منہ میں پانی ڈالا“۔

اس نقشہ کا تصور کریں کہ جب آپ چار برس کے بچے کو اٹھاتے ہوئے کنویں کی طرف بھاگے جا رہے تھے۔ آپ نے یہ پروا نہیں کہ میں آواز دے کر اپنے بیسیوں خادموں کو بلا سکتا ہوں پانی ہی منگوا سکتا ہوں۔ کسی کا انتظار نہیں کیا بلکہ خود اٹھا کر بھاگتے ہوئے کنویں کی طرف چلے گئے۔

اپنی اولاد اور اقارب کے ساتھ ہی یہ بات مخصوص نہ تھی بلکہ ہر ایک کے ساتھ ہی آپ کو اسی قسم کا درد تھا۔ اور آپ دوسروں کے لئے اپنا آرام قربان کر دیتے تھے۔

حضرت (اماں جان) پر جب کبھی بیماری کا حملہ ہوتا تو آپ ہر طرح آپ کی ہمدردی اور خدمت کرنا ضروری سمجھتے تھے اور اپنے عمل سے آپ نے یہ تعلیم ہم سب کو دی کہ بیوی کے کیا حقوق ہوتے ہیں؟ جس طرح پر وہ ہماری خدمت کرتی ہے عندالضرورت وہ مستحق ہے کہ ہم اسی قسم کا سلوک اس سے کریں۔

(سیرۃ مسیح موعود ص 285)

ہدیۂ تشکر

پسند خاطر آقا ہے شاعری میری / بہت عزیز ہے اب مجھ کو زندگی میری
کسی کے فیض نظر نے دیا یہ اوج و شرف / کہ رشک اوج ثریا ہے کمتری میری
نگاہ لطف و کرم کا فقط کرشمہ ہے / وگرنہ کیا ہوں میں، اور کیا ہے شاعری میری
ہے سب رضائے الٰہی پہ منحصر ورنہ / خودی ہے بس میں مرے اور نہ بے خودی میری
کسی کے در پہ میں دھونی رمائے بیٹھا ہوں / شہنشہی سے فزوں ہے قلندری میری
خدا کی حمد و ثنا رات دن ہے ورد زباں / اسی کے نور سے تاباں ہے زندگی میری
نبیؐ پہ شام و سحر دل سے بھیجتا ہوں درود / اسی عمل سے چمک اٹھی شاعری میری
دیئے محبت حق کے جلا رہا ہوں میں / کہاں کہاں نہیں پہنچی یہ روشنی میری
خدا نمائی کے پیکر میں ڈھل گئی آخر / بنی ہے نور سعادت خود آگہی میری
کسی کے سامنے دست طلب دراز ہو کیوں / بدل گئی ہے توکل سے بے زری میری
میں قیس وقت ہوں انسانیت کا دیوانہ / فقط ہے لیلٰی مقصد سے دوستی میری
جلا کے دیکھ لو پھیلے گی ہر طرف خوشبو / ہے میری ذات میں پوشیدہ عنبری میری
خدا نے مجھ کو عطا کی ہے فقر کی دولت / بڑے سکون سے کٹتی ہے زندگی میری
پسند آتی ہیں مولا کو عجز کی راہیں / غرور نفس پہ خنداں ہے عاجزی میری

ہے مجھ پہ پیر طریقت کا فیض خاص سلیم
ابھر سکی نہ مرے دل میں آذری میری

سلیم شاہجہانپوری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی واقفین عارضی کیلئے ہدایات

جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کیلئے نیک نمونہ بنیں ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ (روزنامہ 12/فروری 1997ء)

(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

صداقت دین کا ایک چمکتا ہوا عظیم الشان نشان

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی بابت لیکھرام کا ظہور

﴾قسط اوّل﴿

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب

براہین احمدیہ کی تصنیف

حضرت مسیح موعود نے دشمنان دین کی طرف سے دین حق پر کئے گئے اعتراضات کے مبسوط و مدلل جوابات پر مشتمل ایک کتاب الموسومہ براہین احمدیہ تصنیف فرمائی اور دس ہزار روپیہ اس شخص یا اشخاص کو دینے کا اعلان فرمایا جو حضور کے پیش کردہ دلائل در صداقت دین و نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غلط ثابت کر دکھائے یا اسی طرح اپنے مذاہب کی صداقت کے دلائل اپنی مذہبی کتاب سے پیش کرے۔ حضور اقدس نے اعلان فرمایا:-

"سب طالبان حق پر واضح ہو جو مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو موسوم بالبراہین احمدیہ علیٰ حقیقت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ محمدیہ ہے یہ ہے جو دین (۔) کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیقت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق رسالت کے وجوہات سب لوگوں پر بوضاحت بیان کئے جائیں اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبیؐ سے منکر ہیں اسے کامل اور معقول طریق سے ملزم اور لاجواب کیا جائے جو آئندہ ان کو بمقابلہ .... کے دم مارنے کی جگہ باقی نہ رہے"۔

(براہین احمدیہ۔ دیباچہ ص23-24)

حضور اقدس نے جملہ سربراہان ادیان اور طالبان حق اور آسمانی نشانوں کی صداقت میں شک کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"دین حق جو خدا کی مرضی کے موافق ہے .... اور کتاب حقانی جو منجانب اللہ اور واجب العمل ہے صرف قرآن ہے۔ اس دین کی حقانیت اور قرآن کی سچائی پر عقلی دلائل کے سوائے آسمانی نشانوں (خوارق عادت پیشگوئیوں) کی شہادت بھی پائی جاتی ہے جو طالب صادق اس خاکسار کی صحبت اور صبر اختیار کرنے سے بمعائنہ چشم تصدیق کر سکتا ہے۔ آپ کو اس دین کی حقانیت یا ان آسمانی نشانوں کی صداقت میں شک ہو تو ایک طالب صادق بن کر قادیان میں تشریف لاویں اور ایک سال تک اس عاجز کی صحبت میں رہ کر ان آسمانی نشانوں کا بچشم خود مشاہدہ کر لیں"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص21)

ایسے شخص کو جو شرائط بالا کے ماتحت قادیان میں آ کر حضور اقدس کی صحبت میں رہے اس کو دو سو روپیہ ماہوار خرچ خوراک وغیرہ دینے کا بھی حضور نے وعدہ فرمایا۔

یکم مارچ 1886ء کو حضور نے پیشگوئیوں کی تفصیل بتاتے ہوئے اعلان فرمایا:-

"چونکہ پیشگوئیاں کسی کی اختیاری بات نہیں ہے تا ہمیشہ اور ہر حال میں خوشخبری پر دلالت کریں۔ اس لئے ہم بانکسار تمام اپنے موافقین و مخالفین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ کسی پیشگوئی کو اپنی نسبت ناگوار طبع (جیسے خبر موت فوت یا کسی اور مصیبت کی نسبت) پاویں تو اس بندۂ ناچیز کو معذور تصور فرماویں بالخصوص وہ صاحب جو بباعث مخالفت و مغائرت مذہب اور بوجہ نامحرم اسرار ہونے کے حسن ظنی کی طرف بمشکل رجوع کر سکتے ہیں جیسے منشی اندرمن صاحب مرادآبادی و پنڈت لیکھرام صاحب پشاوری وغیرہ جن کی قضاء و قدر کے متعلق غالباً اس رسالہ میں بقید وقت و تاریخ کچھ تحریر ہوگا .... اگر کسی کی نسبت کوئی بات ناملائم یا کوئی پیشگوئی وحشت ناک بذریعہ الہام ہم پر ظاہر ہو تو وہ عالم مجبوری ہے جن کو ہم غم سے بھری ہوئی طبیعت کے ساتھ اپنے رسالہ میں تحریر کریں گے ..... بایں ہمہ اگر کسی صاحب پر کوئی ایسی پیشگوئی شاق گزرے تو وہ مجاز ہیں کہ یکم مارچ 1886ء سے یا اس تاریخ سے جو کسی اخبار میں پہلی دفعہ یہ مضمون شائع ہو ٹھیک ٹھیک دو ہفتہ کے اندر اپنی دستخطی تحریر سے ہم کو اطلاع دیں تا وہ پیشگوئی جس کے ظہور سے وہ ڈرتے ہیں اندراج رسالہ سے علیحدہ رکھی جائے اور موجب دلآزاری سمجھ کر کسی کو اس پر مطلع نہ کیا جائے۔ اور کسی کو اس کے وقت ظہور کی خبر نہ دی جائے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص99-100)

لیکھرام کی قادیان میں آمد

اس پر اور تو کوئی نہ بولا۔ البتہ بعض معاندین کے اکسانے پر لیکھرام قادیان میں آیا۔ 2400 روپے کا مطالبہ کیا۔ حضور اقدس نے اسے جواب دیا کہ یہ تو قوم کے سربراہ معزز اور شرفاء کے لئے وعدہ ہے اگر تم ثابت کر دو کہ تم کسی قوم کے سربراہ اور معزز اور شریف ہو تو ہم تمہیں 2400 روپے ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

لیکھرام نہایت درجہ کا بدگو اور بدزبان شخص تھا۔ اس کے عقیدت مند لوگ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ:

"پنڈت لیکھرام سرحد کے رہنے والے تھے، ان کی وانی (کلام) میں وہ مریادا (شستگی) نہ تھی جو سبھیہ (مہذب) گھرانے کے لوگوں میں ہوتی ہے۔ پنجابی محاورے میں وہ اکھڑ تھے اور جو ان کے منہ میں آ جاتا کہہ دیتے تھے"۔

(لالہ لاجپت رائے کی آتم کتھا (ہندی) پبلشر راجپال اینڈ سنز لاہور ص132)

لیکھرام کو خود بھی احساس تھا کہ وہ دین کے خلاف جا بجا زہر اگلتا رہتا تھا۔ اس نے ایک بار کہا بھی کہ:

"جانتے نہیں میں اپنی جان ہتھیلی پر لئے پھرتا ہوں"

لیکھرام کی سوانح حیات "دھرم ویر پنڈت لیکھرام" (ہندی) میں لکھا ہے کہ پنڈت جی نے اجمیر میں بھڑکیلے لیکچر کئے آریوں کو یقین تھا کہ اب پنڈت جی زندہ بچ کر نہیں آئیں گے۔ ورنہ مار پیٹ تو ضرور ہوگی۔ لیکھرام حد درجہ کا مغضوب الغضب تھا۔ اجمیر میں وید بھاشیہ چھپ رہا تھا۔ پروف پڑھتے ہوئے کچھ غلطیاں پائیں۔ شاردا نے کہا غلطیاں درست کر دی جائیں گی مگر پنڈت جی نے غصہ میں آ کر سارے ورق پھاڑ کر پھینک دیئے۔ ساردا (مینیجر پریس) نے وہ پرزے اکٹھا کئے مگر لیکھرام نے اس کے ہاتھ سے وہ پرزے چھین کر پرے پھینک دیئے۔ خود آریہ لوگ اسے لٹھ مار اپدیشک کہا کرتے تھے اس شخص کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں جن کے تصور سے بدن کانپتا ہے۔ اس کی کتابیں عجیب طور پر تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں"

مگر چونکہ اس کی نیت محض شرارت تھی۔ تحقیق حق نہ تھی۔ قادیان سے جاتے ہوئے ایک نہایت گستاخانہ کارڈ حضور کی خدمت میں لکھا کہ:

"آسمانی نشان تو دکھائیں۔ اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو رب العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان مانگیں تا فیصلہ ہو"

ان الفاظ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ شخص کتنا بے باک اور کتنی شرافت کا مالک تھا۔ "رب العرش خیر الماکرین" سے اپنی نسبت فیصلہ کن آسمانی نشان مانگتا ہے۔ لیکھرام اور حضرت مسیح موعود کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی اس ساری خط و کتابت کا اس جگہ درج کرنا طوالت مضمون کا باعث ہوگا۔ لیکھرام کے اس خط کے جواب میں حضور اقدس نے لکھا:

"آپ کی زبان بدزبانی سے نہیں رکتی، آپ لکھتے ہیں کہ اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو رب العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی نشان مانگیں۔ یہ کس قدر ہنسی ٹھٹھے کے کلمات ہیں گویا آپ اس خدا پر ایمان نہیں لاتے جو بے پاکوں کو تنبیہ کر سکتا ہے .... عرش کا کلمہ خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے آتا ہے کیونکہ وہ سب اونچوں سے اونچا اور جلال رکھتا ہے ..... "مکر" کے مفہوم میں کوئی ایسا ناجائز امر نہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ شریروں کو سزا دینے کے لئے خدا کے جو باریک اور مخفی کام ہیں ان کا نام "مکر" ہے .... نشان خدا کے پاس ہیں۔ وہ قادر ہے جو آپ کو دکھلا وے"

لیکھرام نے لکھا کہ:

"میں آپ کی پیشگوئیوں کو واہیات سمجھتا ہوں۔ میرے حق میں جب چاہو اور جو مرضی ہو شائع کر دو۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ میں ان باتوں سے ڈرنے والا نہیں"۔

عذاب کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود نے جب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تو الہام ہوا:- (۔)

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے۔ اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔ اور اس کے بعد جو 20 فروری 1893ء اور دوشنبہ ہے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو 20 فروری 1893ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔

اس کے بعد لیکھرام کے متعلق ایک اور خبر بصورت اشتہار شائع فرمائی اور وہ یہ ہے:

''آج جو 2/اپریل 1893ء مطابق 14 ماہ رمضان 1310ھ ہے صبح کے وقت تھوڑی سی غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں ایک وسیع مکان میں بیٹھا ہوا ہوں۔ اور چند دوست بھی میرے پاس موجود ہیں۔ اتنے میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ سے خون ٹپکتا ہے میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص ہے گویا انسان نہیں۔ ملائک شداد غلاظ میں سے ہے۔ اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا ہی تھا کہ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ تب میں نے اس وقت یہ سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے شخص کو سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے''۔

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے ایک تیسری پیشگوئی فرما کر وقت سے بھی باخبر فرما دیا۔ یہ پیشگوئی 24 اگست 1893ء کو حضور نے شائع فرما دی۔ پیشگوئی یہ ہے:-

وَبَشَّرَنِی رَبِّی وَقَالَ مُبَشِّرًا
سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ

یعنی اور مجھے بشارت دی میرے رب نے اور بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔ عنقریب تو عید کا دن دیکھ لے گا اور عید کا دن قریب ہی ہے۔

(ان بشارتوں میں سے) جن کا میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے اور میری دعا قبول فرمائی ہے ایسے فسادی دشمن کے بارہ میں (جو) اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اور اس کے رسول کا بھی جس کا نام لیکھرام پشاوری ہے اور میرے رب نے مجھے خبر دی کہ وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہے کیونکہ وہ اللہ کے نبی کو گالیاں دیتا تھا اور ان کے متعلق برے برے کلمات بولتا تھا۔ پس میں نے اس کے خلاف بددعا کی (جس کے نتیجہ میں) میرے رب نے مجھے اس کے چھ سال میں مرجانے کی خبر دی۔ یقیناً اس میں (صداقت) طلب کرنے والوں کے لئے بڑی نشانی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر عذاب کی کیفیت میعاد اور دن کا بھی اعلان فرمادیا۔ آپ نے اپنے سچے رب کے سچے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ:-

''اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں''۔

لیکھرام کون تھا

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اختصار کے ساتھ یہ بتا دیا جائے کہ لیکھرام کون تھا۔ اس بارہ میں جو کچھ بیان کیا جائے گا وہ خود آریوں کی طرف سے شائع کردہ کتابوں سے ماخوذ ہے۔ وہ کتابیں ہیں دھرم ویر پنڈت لیکھرام'۔ (ہندی) مصنفہ انو بھوانند آنند، اور 'آریہ پرتی ندی سبھا پنجاب کا اتہاس'' (ہندی) شائع کردہ بھیم سین ودیا النکار۔ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور۔

لیکھرام کے آباء واجداد کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے رہنے والے تھے۔ لیکھرام کے دادا مہتہ نارائن سنگھ کے باپ مہتہ پردھان (لیکھرام کا پردادا) کی شادی سید پور تحصیل چکوال میں ہوئی تھی۔ وہ اپنا آبائی وطن چھوڑ کر سید پور میں ہی آ بسے تھے۔ اس کا شجرہ نسب اس طرح ہے:

مہتہ پردھان
مہتہ نارائن سنگھ
تارا سنگھ — گنگارام (بھیم سین نے گنڈارام لکھا ہے)
لیکھرام — طوطارام — مالک رام — مایا وتی

لیکھرام کے چچا گنگارام (یا گنڈارام) نے جو پشاور پولیس میں ملازم تھا۔ لیکھرام کو پڑھانے کے لئے اپنے پاس پشاور میں بلالیا۔ لیکھرام اپنے استادوں کو تنگ کیا کرتا کہ کوئی بھی استاد اسے پڑھانے کے لئے رضامند نہ ہوتا۔ کئی استادوں کے پاس اسے بھیجا گیا۔ مگر یہ تعلیم حاصل نہ کرسکا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کے چچا کا پشاور سے تبادلہ ہو گیا اور لیکھرام کو واپس اپنے گاؤں آنا پڑا۔ جہاں اسے پھر اپنے دیہاتی سکول میں داخل کرادیا گیا۔ اس جگہ یہ اپنے استاد منشی تلسی داس کی کٹیا میں رہتا اور رات دس بجے تک بہار دانش کا مطالعہ کیا کرتا۔ چچا نے اسے 17 سال کی عمر میں پولیس میں بھرتی کرادیا۔ 25 روپے ماہوار تنخواہ اور ایک روپیہ ترقی اڑھائی سال بعد ہوتی۔ دوران ملازمت ایک سکھ سپاہی کے زیر اثر گیتا کا پاٹھ کرتا۔ ماتھے پر تلک لگاتا۔ ہاتھ میں مالا رکھتا۔ کرشن لیلائیں دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ نوکری چھوڑ کر برندا بن جانے کا ارادہ کرلیا۔ ویدانت مذہب اختیار کرلیا۔ ماں نے اس کی شادی کر دینا مناسب سمجھا مگر اس نے شادی کرانے سے انکار کر دیا۔ اس کی منگیتر کی شادی اس کے چھوٹے بھائی طوطارام سے کر دی گئی۔ منشی کھنیالال کی کتابوں سے دیانند سرسوتی سے تعارف رہا۔ ویدانت دھرم ترک کر کے دیانند سرسوتی کا عقیدت مند ہو گیا۔ پشاور میں آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ ان دنوں اس کو ''لیکھو'' کے نام سے پکارا جاتا۔ وہاں مائی رنجی کی سرائے میں رہتا تھا۔

سوامی دیانند سے ملاقات

مئی 1880ء میں ساڑھے چار سال ملازمت کرنے کے بعد ایک ماہ کی رخصت لے کر سوامی دیانند سے ملنے اجمیر گیا۔ دیانند سرسوتی نے اسے دو نصیحتیں کیں۔ ایک یہ کہ 25 سال کی عمر سے پہلے شادی نہ کرنا۔ دوم یہ کہ دوسرے لوگوں کو شدھ کر کے اپنے دھرم میں داخل کرنا۔

سوامی دیانند صاحب سے ملاقات کرنے کے بعد آریہ مذہب کے پرچار کی طرف توجہ دی۔ پشاور سے ''دھرم پرچارک'' نام ماہوار رسالہ جاری کیا۔ مگر مالی تنگی کی وجہ سے جاری نہ رکھا جاسکا۔ چچا سے مالی امداد طلب کی مگر اس نے انکار کر دیا۔

پشاور میں سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر کرسٹی سے اس کے دوستانہ مراسم تھے۔ وہ اپنے ڈپٹی ریڈر وزیر علی سے اس کے مباحثے کراتا رہتا۔ مسٹر کرسٹی کا پشاور سے تبادلہ ہو گیا۔ ادھر لیکھرام کو بھی پشاور سے باہر تھانہ صوابی میں بھیج دیا گیا۔ ایک انسپکٹر نے تھانے کا معائنہ کیا۔ اس نے احکام کی خلاف ورزی کر نیکی رپورٹ کردی۔ جس پر محکمہ نے لیکھرام کو چھ ماہ کے لئے ڈی گریڈ کر دیا اور تھانہ کالو خان میں اس کا تبادلہ کر دیا۔ وہاں اس نے بحث و مباحثے شروع کر دیئے۔ رپورٹ پر اس کا ایک درجہ اور گھٹا کر پشاور میں لائن حاضر کر دیا گیا لیکھرام کو نوکری راس نہ آئی اور استعفیٰ دے دیا۔

براہین احمدیہ کا مطالعہ

جب یہ صوابی میں تھا تو اسے حضرت مسیح موعود کی کتاب ''براہین احمدیہ'' دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس نے اس کا جواب سماج کے رجسٹروں پر ہی لکھنے کی مشق شروع کر دی۔ نوکری چھوڑنے کے بعد گورداسپور آریہ سماج کے جلسہ میں یہ مسودہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کی ہاتھ سے نقلیں کرا کے لوگوں میں تقسیم کی گئیں۔

اکتوبر 1883ء میں سوامی دیانند کا انتقال ہو گیا۔ اس کے ساڑھے چار سال بعد سبھا کے فیصلہ کے ماتحت دیانند صاحب کے حالات زندگی جمع کرنے کا کام لیکھرام کے سپرد کیا گیا۔ اس غرض کے لئے اس نے ملک کے طول و عرض کا سفر کیا۔ 1893ء میں رشی جیون کی ریسرچ کا کام ختم کر کے اس کی جائے پیدائش کی تعیین کر کے ایک ماہ کی چھٹی لے کر اپنے گاؤں کہوٹہ گیا۔ مری کے پاس بھن نامی ایک گاؤں کی ایک لڑکی لکشمی دیوی سے شادی کرلی۔

''لکشمی دیوی کب اور کہاں پیدا ہوئیں۔ ان کے والدین کے نام کیا تھے۔ اس نے بچپن میں کس طرح پرورش پائی وغیرہ سوالات ہیں جن کے جوابات ڈھونڈنے سے ہمیں کچھ بھی فائدہ نہیں ہوسکتا''

(دیباچہ کلیات از منشی رام)

کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے اجتماع 28/اکتوبر 1977ء کے افتتاحی اجلاس میں فرمایا: میں چاہتا ہوں ہر گھر کے اندر حضرت مسیح موعود کی کتب موجود ہوں اور کثرت سے ان کے پڑھنے والے ہوں اور پھر آپس میں تبادلۂ خیالات کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود کی کتب میں ہر مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے......... آپ کی کتابوں میں خدا تعالیٰ کی عجیب شان نظر آتی ہے کہ کس طرح معلم حقیقی نے آپ کو سکھایا تھا۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اس خواہش کو کماحقہٗ پورا کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ (مرسلہ: عبدالرشید غنی صاحب)

تحریک جدید کے ضمن میں ایک عظیم الشان پیشگوئی

سیدنا حضرت مصلح موعود نے جماعت کے سامنے تحریک جدید کے مطالبات پیش کئے ان میں بعض ارشادات پیشگوئی کا رنگ رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک عظیم الشان پیشگوئی کی تفصیل ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

''بعض پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ 1942ء یا 1944ء تک کا زمانہ ایسا ہے جس تک سلسلہ احمدیہ کی بعض موجودہ مشکلات جاری رہیں گی اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کردے گا کہ بعض قسم کے ابتلاء دور ہو جائیں گے اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے نشانات ظاہر ہو جائیں گے کہ جن کے نتیجہ میں بعض مقامات کی (۔) روکیں دور ہو جائیں گی اور سلسلہ احمدیہ نہایت تیزی سے ترقی کرنے لگ جائے گا۔ پس میں نے چاہا کہ اس پیشگوئی کی جو آخری حد ہے یعنی 1944ء اس وقت تک تحریک جدید کو لے جاؤں تا آئندہ آنے والی مشکلات میں اسے ثبات حاصل ہو۔''

(بحوالہ مطالبات صفحہ 13 خطبہ جمعہ 27۔جنوری 1938ء)

آپ نے یہ اظہار خیال جنوری 1938ء میں فرمایا جس میں یہ بتایا گیا کہ 1944ء تک مرکز سے ممالک بیرون میں مربیان کا بھجوانا ممکن نہ ہوگا اور اس کے راستے میں روکیں واقع ہوں گی اور اس کے بعد بعض قسم کے ابتلاء دور ہو جائیں گے۔ چنانچہ 1939ء میں جنگ عظیم کا آغاز ہوا جو 1944ء تک جاری رہی اور مربیان کے باہر بھجوانے کے راستے بند رہے تو اس طرح پیشگوئی کا پہلا حصہ جنگ عظیم کے باعث پورا ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے 1945ء میں اس جنگ عظیم کو اختتام تک پہنچا کر مربیان کو باہر بھجوانے کے راستے کھول دیئے۔ حتیٰ کہ 1946ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے 9 مربیان کا ایک وفد دنیا کے مختلف ممالک میں تعینات کرنے کیلئے قادیان سے انگلستان بھجوایا اور جب وہ وفد انگلستان پہنچا تو دنیا کے مشہور اخباروں نے بڑی حیرت کا اظہار کیا کہ پہلے تو مغرب سے مشرق کی طرف عیسائیوں کے مناد جایا کرتے تھے اور اب ہم یہ عجیب نظارہ دیکھ رہے ہیں کہ مشرق سے دین کے منادی مغرب کی طرف آ رہے ہیں۔

حضور کے مذکورہ بالا ارشاد میں 1944ء کے بعد بیرونی ممالک میں دعوت الی اللہ کے دروازے کھلنے کی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ 1944ء کے بعد جنگ عظیم ختم ہوگئی اور اس کے بعد 1945ء میں قادیان سے 9 مربیان پر مشتمل قافلہ یورپ کی طرف روانہ ہوا جس نے مختصر قیام کے بعد چند برسوں کے اندر سپین، فرانس، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ اور جرمنی میں نئے مشن کھول دیئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کو پورا کر کے دکھا دیا۔ اور اس کا ذکر اخباروں میں بھی نشر ہوا۔ مثال کے طور پر ایک اخبار (بنام ڈیلی کرانیکل نیروبی) 5۔جولائی 1948ء کی اشاعت میں

باقی صفحہ 7 پر

عاشق احمدیت، خادم سلسلہ، نڈر داعی الی اللہ اور معروف قانون دان

مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ آف راجن پور کا ذکر خیر

مکرمہ امتہ المجید افزاء صاحبہ اہلیہ میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ

محترم میاں اقبال احمد صاحب کے ساتھ 23 سالہ رفاقت کا دور حسین یادوں کا وہ مرقع ہے کہ جس کی منظر کشی کما حقہ کرنا میرے بس میں نہیں تاہم اس عظیم انسان کی عظمت کی یادوں کے اس سفر کی کچھ کہانی آپ سب کے لئے رقم کر رہی ہوں۔

یہ وسط 1979ء کا ذکر ہے محترم میاں صاحب کا رشتہ تحریک جدید کے انسپکٹر کے ذریعے ہمارے ہاں آیا ہم لیہ کے علاقہ خیرے والہ میں عارضی مکین تھے میرے رشتے میں تاخیر ہوتی جا رہی تھی جس کی وجہ سے میری والدہ صاحبہ اور بھائی صاحبان پریشان اور دعاؤں میں مگن تھے۔ امی جان اور ابا جان دعاؤں میں منہمک رہتے والد صاحب کو رویا میں بتایا گیا کہ ''اقبال آئے گا'' پھر میری والدہ صاحبہ جو ایک صالح خاتون تھیں کو بھی انہی دعاؤں کے دوران ''راجن پور'' نام بتایا گیا پھر میں نے بھی رویا میں دیکھا کہ ایک چارپائی پر نزع کی کیفیت میں کوئی خاتون ہیں میں ان کے پاس لالٹین لئے کھڑی ہوں میرے قریب ہی 2/3 ننھے بچے افسردہ کھڑے ہیں وہ خاتون مجھے کہتی ہیں اب میں چلتی ہوں میرے بچے تمہارے حوالے، میاں صاحب کا رشتہ آیا تو ہمارے گھر میں کسی نے اسے درخور اعتناء نہ سمجھا راجن پور کی چند بزرگ احمدی خواتین بھی اس سلسلے میں ہمارے گھر آئیں لیکن ایک ایسا شخص جو نہ صرف 3 بچوں کا باپ ہو بلکہ اپنے خاندان میں اکیلا احمدی بھی ہو جس کی زبان اور ماحول میں ہمارے گھر کی نسبت زمین آسمان کا فرق ہو سے تعلق جوڑنے کا فیصلہ کوئی آسان امر نہ تھا میاں صاحب جو ان دنوں احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے شدید خاندانی مسائل اور پریشانیوں میں گھرے ہوئے تھے نے اللہ تعالیٰ کے اشارے پر نکاح فارم پر کر کے اور خود ہی خریداری کر کے جماعت کی کچھ خواتین اور مرد حضرات کو ہمارے ہاں بھجوا دیا۔ جماعت کے مرد و خواتین بار بار مجھے اور امی جان کو میاں صاحب کے تقویٰ، اخلاص، نیکی اور پریشانی کی کیفیت بیان کرتے جس میں ایک تنہا احمدی جس کی بیوی تین ننھے بچوں کو چھوڑ کر رخصت ہو چکی ہو گھرا ہو سکتا ہے۔

میری والدہ صاحبہ کو اپنی، میری، اور ابا جان مرحوم کی رویا یاد تھیں انہی کی روشنی میں محض للہ تقدیر پر چھوڑتے ہوئے امی جان اور بھائی جان نے مجھ سے اس رشتے کے قبول کرنے کی درخواست کی پھر اس بندھن میں بندھ گئی کہ جس پر خدا تعالیٰ کا جتنا شکر کروں کم ہے۔ یہ جلسہ سالانہ 1979ء کا موقع تھا۔

14 اپریل 1980ء کو ہماری شادی نہایت سادگی سے ہوئی۔

شادی کے بعد میں بالکل مختلف ماحول، زبان مختلف، کلچر مختلف، غرض کچھ بھی ہم دونوں میں سوائے احمدیت کی نعمت کے مشترک نہ تھا۔

میاں صاحب بنیادی طور پر ریاست بہاولپور کی مقامی زبان بولنے والے تھے جب کہ میرا تعلق ایک پنجابی گھرانے سے تھا ارد گرد ماحول میں سرائیکی بولی جاتی۔

میاں صاحب کی اپنی بے پناہ مصروفیات تھیں عدالت، جماعتی دورے میٹنگز، گھر پر رات گئے جماعتی ذاتی اور پیشہ ورانہ مہمانوں کی آمد کی وجہ سے آپ مجھے وقت نہ دے پاتے اور میں جھنجھلا جاتی مگر جب بھی چھٹی والے دن یا کبھی ویسے کم مصروفیت کی وجہ سے آپ وقت نکال پاتے تو یہ کم وقت ہی میرے لئے غنیمت ہوتا اس وقت کبھی تو مقامی و ضلعی جماعت سے میرا تعارف کراتے محبت اور بے تکلفی کے رشتے استوار کرنے کی ہدایت کرتے، کبھی میرا اور بچوں کا احوال پوچھتے کبھی مقامی زبان ''سرائیکی'' مجھے سمجھاتے کبھی لجنہ کا کام کرنا سکھاتے کیونکہ شادی کے فوراً بعد ہی میں مقامی اور ضلعی صدر بن گئی تھی۔ آپ نے مجھے جماعتی کام کرنے سکھائے۔ نہایت شفقت اور شگفتگی سے سکھاتے اگر کبھی غلط بھی کر دیتی تو بھی حوصلہ افزائی کرتے۔

ضلع بھر کے دوروں میں مجھے اپنے ساتھ رکھتے جس سے لجنہ سے نہ صرف میری ذاتی واقفیت و تعلق بڑھا بلکہ لجنہ میں بیداری بھی ہوئی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے بہتر سلوک کرتا ہے۔ آپ کی زندگی اس حدیث مبارکہ کی منہ بولتی تصویر تھی ہمیشہ میرا بہت خیال رکھا بہت عزت کی آپ کی سیرت کا ایک غیر معمولی پہلو یہ تھا کہ کبھی پیسوں کے معاملے میں باز پرس نہیں کی کہ میں نے کہاں خرچ کئے۔ غیر معمولی اعتماد کرتے تھے اگر کبھی میں حساب دینے بھی لگتی کہ یہ پیسے فلاں فلاں کام پر خرچ ہوئے ہیں تو پسند نہ فرماتے اور یہی کہتے کہ خرچ کرنے کے لئے دیئے تھے ہو گئے بس بات ختم اور لے لو لیکن حساب کتاب کے چکروں میں نہ پڑا کرو مجھے سخت ذہنی کوفت ہوتی ہے۔

کئی دفعہ مجھے ساتھ لے جا کر ڈھیروں شاپنگ کرائی جو صرف میرے لئے ہوتی۔

یوں تو ہر والدین کو اپنے بچے پیارے ہوتے ہیں لیکن آپ بہت ہی نرم دل، محبت کرنے والے اور بے تکلف باپ تھے بچوں پر سختی کے ہرگز قائل نہ تھے دوستانہ چھیڑ چھاڑ کا تعلق قائم رکھتے۔ عزیزی حمید 3/4 سال کا تھا کھجور کے درخت سے نیچے گھسٹتا ہوا گر گیا اس کے رخسار شدید زخمی ہو گئے ہم دونوں ڈاکٹر کے پاس لے گئے آپریشن شروع ہوتے ہی آپ مجھے تنہا چھوڑ کر ہاسپٹل سے بہت دور چلے گئے اور ایک گھنٹے بعد واپس آئے میں تنہا پریشان رہی گھر آ کر ان پر غصہ بھی کیا کہ آپ اچھے باپ ہیں بچے کو تکلیف میں چھوڑ کر باہر نکل گئے آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہنے لگے میں کیا کرتا! اپنے بچے کی چیخیں اور تکلیف سہہ نہیں پا رہا تھا جانتا تھا تم بہادر ہو برداشت کر لو گی اس لئے چھوڑ کر دور چلا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے عشق اور خوف الٰہی میں پور پور غرق تھے بہت دعائیں کرتے۔ زندگی میں مصائب و آلام کی آندھیوں میں گھرے ہی رہے اپنا ہر دکھ اپنے مولیٰ کے حضور بیان کر کے پرسکون ہو جاتے ہمیشہ یہی دعا کرتے الٰہی مجھے میری طاقت اور وسعت کے دکھ دکھانا خدا تعالیٰ پر غیر معمولی توکل تھا دنیاداری کی نگاہ سے دیکھا جائے تو آپ کی ذاتی زندگی ابتلاء سے ہی دکھوں کی گود میں پلی بڑھی جوان ہوئی ذاتی زندگی کی خوشیاں بہت کم دیکھیں جو آٹے میں نمک کے برابر ہیں مگر کبھی اپنے مولیٰ سے شکوہ نہ کیا ہمیشہ جو میرے مولیٰ کی رضا کہا کرتے آپ 2 سال کے تھے کہ آپ کی والدہ صاحبہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملی تھیں بڑی حسرت سے کہتے تھے کہ میں نہیں جانتا کہ ماں کا لمس کیا ہوتا ہے۔ کیسا مزا ہوتا ہو گا اس کا؟

ساری زندگی حالات سے لڑتے گزری ایک تنہا احمدی جو اپنا دھن تن من اس راہ پر نچھاور کرنے والا ہو اپنے غیر احمدی والدین اور بہن بھائیوں سے اپنے تعلقات کو متوازن کس طرح رکھتا ہو گا اس کا اندازہ صرف وہی کر سکتا ہے جو اس مرحلے سے گزرا ہو۔ پہلی بیوی کی وفات، ننھے بچوں کی پرورش، دوسری شادی جو یقیناً آپ کی ذات میں بے شمار خدشات و خوف پیدا کرنے والی ہو گی گو محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے یہ اس عظیم انسان کی دعائیں ہیں کہ خاکسارہ نے محض اللہ کی نصرت سے ان تمام خدشات کو دور کر دیا کہ جس میں آپ اپنے ننھے بچوں اور دوسری بیوی کے تعلقات کی وجہ سے مبتلا تھے۔ مجھ سے بہت خوش تھے کہ میں نے بچوں میں کبھی فرق نہ کیا۔ میری بیماری، بچوں کی پریشانیاں، جماعتی مسائل، امارت کے فرائض مخالفتوں کے طوفان، غرض ساری زندگی دکھوں اور ذمہ داریوں اور آزمائشوں کی چکی میں پستے ہی رہے مگر کوئی غم آپ کی مسکراہٹوں، شگفتگی، توکل علی اللہ اور ایمان چھین نہ سکا۔

ہماری شادی کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ نے ایک رویا کی بنا پر یہ بات عام کر دی کہ اللہ تعالیٰ اب مجھے ایک بیٹی امتہ النور اور ایک بیٹے حمید احمد سے نوازے گا اور بس اور پھر ایسا ہی ہوا بیٹی اور بیٹے کی پیدائش کے بعد میں ایسی پیچیدگی کا شکار ہوئی کہ یہ سلسلہ ہی ختم ہو گیا وقف نو کی تحریک شروع ہوئی آپ کی بڑی خواہش تھی کہ ہم بھی ان خوش نصیب والدین میں شامل ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ تو 2 کی خبر بہت پہلے دے چکا تھا۔

بچوں کی تربیت کا بڑا انوکھا اور دلکش انداز تھا کبھی سختی نہ کی نرمی اور محبت سے قائل کرتے فیصلہ بچے پر چھوڑ دیتے فیصلہ پسند نہ بھی آتا تو بھی تعاون خاموشی سے کر دیتے۔ گو بہت حلیم اور نرم دل تھے لیکن نظام جماعت میں کوئی بچہ سستی کرے یا گستاخی کرے برداشت نہ کرتے تھے ایسے موقع پر سخت سے سخت سرزنش سے بھی گریز نہ کرتے۔ خدمت اور قربانی کے ہر موقع پر مجھے اور بچوں کو صف اوّل میں دیکھنا چاہتے۔

احمدیت سے محبت

کسی دینی معاملے میں سستی دیکھتے تو نام لئے بنا بزرگان کی زندگی سے اس حکمت سے مثالیں دیتے کہ بچہ خود سمجھ جاتا کہ بات میرے بارے میں ہو رہی ہے اور آئندہ گریز کرتا البتہ اگر کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد اشارۃً سمجھانے کے باوجود جب آپ سمجھتے کہ بچہ ابھی بھی باز نہیں آیا تو پھر نام لے کر پہلے نرمی اور پھر سختی سے بھی پیش آتے جب بھی مل بیٹھتے احمدیت کے گرد ہی ان کی گفتگو گھومتی رہتی نظام جماعت، اس کی برکات، جماعتی مسائل، تجاویز، حل، لجنہ کی کارکردگی، مختلف اعتراضات کے جوابات بچوں کے سوالوں کے جوابات، عدالت میں بھی بڑے رعب سے حضرت مسیح موعود یا خلفاء کی کتب کے حوالے دے دیا کرتے اور بڑی جرأت سے کہتے کہ آؤ اور اس تشریح کو چیلنج کر کے دکھاؤ۔

خلافت سے غیر معمولی عشق و فدائیت کا تعلق تھا اسی تعلق کے پیش نظر ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو 4 صفحات کا خط اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا۔ حضور کی شفقتوں پر دھاڑیں مار مار کر روتے کہتے واہ میاں اقبال! تیرے نصیب۔

بچوں کو یہی نصیحت کی کہ ''خلافت احمدیہ کے قدموں سے چمٹے رہو گے تو دین بھی پا لو گے دنیا بھی اگر ادھر ادھر ہوئے تو تمہاری حیثیت دنیا کے گندے کیڑے سے زیادہ اور کچھ نہ ہو گی''

اسیر راہ مولیٰ

دو دفعہ اسیر راہ مولیٰ ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ پہلی دفعہ 1987ء میں بچے بہت چھوٹے تھے

لیکن دوسری دفعہ اکتوبر 1994ء میں بچے ماشاء اللہ سمجھدار ہوگئے تھے جیل سے صبر، ہمت، استقامت اور دعاؤں کی تلقین کرتے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اور خلافت سے وفا کرنے اور اسی در کے بھکاری بننے کی نصیحت کی اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:

''میری غیر حاضری میں آپ سب کا فرض ہے کہ نظام جماعت کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اللہ کی رضا پر راضی رہو اگر میری ضمانت آپ کی دلی خواہش بن جاوے تو یہ بھی شرک ہے صرف اللہ کو اپنے دلوں میں رکھو اور غیر اللہ سے اپنے دل کو پاک کرو دل خالی ہوگا تو اللہ اس میں اتریگا........ یقیناً وہ (اللہ) ہماری امداد کے لئے اب بھی آئے گا ہر ابتلاء آتا ہی اس لئے ہے کہ ختم ہو انشاء اللہ اب بھی ایسا ہی ہوگا اللہ آپ کی ہمت حوصلہ، وفا، عزت، غیرت کا سر بلند سے بلندتر کرتا چلا جائے۔

جیل میں آپ کی بشاشت حوصلہ اور عزم کو دیکھ کر دشمن بھی حیران تھا کہ یہ شخص کس مٹی کا بنا ہے۔

سادہ طبعی

نہایت سادہ طبیعت تھی۔ پودینے کی چٹنی آپ کی مرغوب غذا تھی میں نے کہنا بھی کہ یہ کوئی غذا ہے اتنی محنت کرتے ہیں آپ مگر کبھی نہ سنی اکثر چٹنی خود بنا لیا کرتے تھے۔ بہت سادہ لباس پہنتے عید والے دن نیا کلف والا سوٹ پہن کر جماعت میں نہ جاتے کہ میں امیر جماعت ہوں اگر میں ایسے کپڑے پہنوں گا تو جماعت کے غرباء کی دل شکنی ہوگی اور احساس کمتری پیدا ہوگا پرانی قمیضوں کو کالر کف لگوا کر پہن لیا کرتے لیکن جب مخالفین میں جانا ہوتا تو خاص طور پر تاکید کرتے کہ آج میرا ڈھیر ساری کلف والا کھڑ کھڑ کرتا سوٹ دینا میں ایک عظیم الشان جماعت کے امیر اور وکیل کی حیثیت سے مقابلہ کرنے جا رہا ہوں۔

احباب جماعت سے محبت

ہر فرد جماعت سے ذاتی محبت کا تعلق تھا ہر شخص یہ سمجھنے میں حق بجانب ہے کہ امیر صاحب اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ یوں تو ساری جماعت سے محبت کرتے لیکن غیر معمولی خدمت کرنے والے افراد اور خاندانوں سے خاص طور پر تعلق رکھتے گھر میں ان کی تعریف کرتے اور دعا گو رہتے کہ باقی کمزور خاندان بھی ان جیسے ہو جائیں ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا کسی مخالفت یا رشتے کی پرواہ نہیں کی اپنے غیر احمدی بہن بھائیوں سے گو بہت محبت رکھتے مگر جماعت کو ہمیشہ ان پر فوقیت دیتے کبھی ذاتی معاملے میں انہیں اپنی صفائی پیش نہ کرتے لیکن جماعت میں معمولی سے معمولی بات کو بھی کھول کھول کر بیان کرتے۔

اللہ کا شیر

دعوۃ الی اللہ کے لئے تو گویا آپ نے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا ہر گھڑی ایک ہی جنون رہتا رات گئے گھر سے ملحقہ دفتر جہاں آپ کی شہادت ہوئی ہر وقت میلہ سا لگا رہتا یوں تو ہمیشہ سے دعوت الی اللہ کرتے لیکن چند سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے رمضان المبارک کے آخری درس قرآن میں آپ کو ''اللہ کا شیر'' قرار دیا تھا اس کے بعد تو گویا ہر خوف اتر گیا بڑی جرأت سے پیام حق پہنچاتے بعض دفعہ ہم کہتے بھی کہ احتیاط کیا کریں مگر آپ کہتے ان جنگل کے باسیوں سے ڈروں، شیر کہا ہے میرے امام نے مجھے پھر ان کی حیثیت ہی کیا ہے؟ کیا ہوگا زیادہ سے زیادہ ایک گولی سینے کے یا سر کے پار گزر جائے گی اس سے زیادہ کوئی کر بھی کیا سکتا ہے جب تک سانس کی ڈور قائم ہے ہرگز باز نہ آؤنگا میں نہیں چاہتا کہ روز حشر کوئی راجن پور کی سعید روح مجھے دامن سے پکڑ کر سوال کرے کہ میں نے اس تک پیام حق نہیں پہنچایا۔ امیر ضلع ہونے کی حیثیت سے میرا فرض ہے، تھا اور رہے گا۔

آواز ماشاء اللہ خوب تھی تقریر کے میدان کے جری تھے فی البدیہہ اردو بولنا ہو یا انگلش آپ کا جواب نہ تھا۔ سخت محنت کے عادی تھے کام، کام اور بس کام آپ کی زندگی کا ماٹو تھا۔ آپ کی نیکی، تقویٰ اور شگفتگی کی وجہ سے ایک عالم آپ کا دیوانہ تھا۔ جس میں نہ تو عمر کی قید تھی نہ تعلیم کی نہ امیر کی نہ غریب کی۔

وکالت کی ابتداء سے ہی رمضان المبارک کے آخری عشرے میں غرباء کے مقدمات بلا معاوضہ لیتے چوٹی کے وکلاء میں آپ کا شمار ہوتا علم دوست تھے کبھی عزیزہ شیریں کے ساتھ ادب اور نفسیات کی بحثوں میں الجھے ہوتے تو کبھی عزیزہ نور سے ریاضی کے اسرار و رموز سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کبھی پر شوق نگاہوں سے عزیزم حمید احمد کو کمپیوٹر کے کان مروڑتے دیکھ کر معلومات حاصل کرتے رہتے کبھی عزیزان سحر اور سعید کی نوک جھوک سے لطف اٹھاتے ہر رنگ دلنشین، بے تکلف اور بے ریا تھا عزیزی حمید کی پیدائش کے بعد میں اکثر بیمار رہنے لگی اور اب چند سالوں سے تو مستقل بستر پر ہی تھی گو گھر کا تمام نظم و نسق بچیوں نے بااحسن سنبھالا ہوا تھا پھر بھی آپ کی دلی خواہش یہ تھی کہ سارا نظام میں سنبھالوں جس کی میری صحت اجازت نہ دیتی تھی اگر کبھی میں انہیں کھانا لے جا کر دے دیتی یا ساتھ مل کر کھا لیتی تو خوشی سے پھولے نہ سماتے بچیوں پہ نہ صرف میری بیماری بلکہ بے تحاشہ گھریلو و جماعتی ذمہ داریاں اور پڑھائی کا بوجھ تھا اس امر کا آپ کو بخوبی احساس تھا ان کی دلجوئی اور آسانی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے کبھی کبھی کوکنگ بھی کر لیتے اور یا اگر کبھی دیکھتے کہ کسی جماعتی مصروفیت کی بنا پر بچیاں تھکی ہوئی ہیں تو خود کہہ کر بازار سے کھانا منگوا لیتے۔ گو راجن پور کا ماحول اس بات کا متحمل نہیں تھا پھر بھی کبھی ہوٹلنگ بھی کرا دیتے تھے۔

تعلیم کا مقصد

گو بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے خواہشمند تھے لیکن اس خواہش کے لئے کسی جماعتی فرض سے روگردانی کی جائے ہرگز برداشت نہ کرتے تھے۔ بچوں کو ہمیشہ یہی کہتے کہ خوب پڑھو علم کی چوٹیوں کو سر کرو تمہاری پڑھائی کے لئے میں اپنے خون کا آخری قطرہ بھی خرچ کرونگا۔ لیکن اگر یہ پڑھائی جماعتی فرائض کی ادائیگی میں رکاوٹ بنے۔ مہمانوں کی خدمت آپ کے ماتھے پر شکن لائے یا جماعتی اجلاس ومیٹنگز میں شمولیت سے روکے تو ایسی پڑھائی پر لعنت بھیجو اور اپنے آپ کو جماعت کی ہر خدمت بر اطاعت کے لئے ہر وقت تیار رکھو۔ نہ صرف کہتے تھے بلکہ اس پر خوب عمل بھی کرتے تھے بارہا میں نے دیکھا کہ آپ اپنے قتل کیسز بھی چھوڑ کر ربوہ یا ڈیرہ غازی خان ربوہ یا پھر ملتان محض جماعتی Cases یا میٹنگز کے لئے چلے جایا کرتے تھے ایسے اہم کیس آپ اپنی سخت بیماری کی حالت میں بھی ضرور حاضر ہوتے تھے۔ کوئی ضروری اور اہم کام اس راہ میں رکاوٹ نہ بن جاتا۔

زیرک اور معاملہ فہم

بہت زیرک اور معاملہ فہم شخصیت رکھتے تھے۔ ایک لمحے میں بات کی تہہ تک پہنچ جاتے اور پھر متانت، وقار اور نرمی سے گتھی یوں سلجھاتے کہ گویا کوئی مسئلہ ہی نہ تھا۔ زیادتی کرنے والے کے ساتھ نرمی کے ہرگز قائل نہ تھے اگرچہ پہلے سمجھاتے پھر بھی اگر کوئی ڈٹا رہتا تو اس کے معاملے سے کنارہ کش ہو جاتے۔

غیر احمدی معاشرے میں بھی آپ کا نام بڑی عزت سے لیا جاتا کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی شخص آپ کا نام لے کر کسی دوکان سے چیزیں لے گیا چند روز جب دکاندار آپ سے پیسے لینے آتے تو آپ لاعلمی کا اظہار کرتے کہ میں نے تو کسی کو نہیں بھیجا مگر آپ نے یوں دیا ہی کیوں؟ تو دوکاندار کہتے میاں صاحب! اس نے آپ کا نام لیا بھلا میں کیسے انکار کر سکتا تھا اور آپ مسکراتے ہوئے ادائیگی کر دیتے اور لے جانے والے صاحب سے پوچھتے بھی نہ کہ اس نے آپ کا نام کیوں استعمال کیا یہی کہتے ان صاحب کو اشد ضرورت ہوگی آپ کی غیر معمولی ذہانت وفراست سے اپنوں نے ہی نہیں غیروں نے بھی حصہ پایا۔

انفاق فی سبیل اللہ

ادائیگی چندہ جات میں ہمیشہ صف اول میں ہوتے ہر تحریک پر لبیک کہتے سندھ میں بیت الذکر کی تعمیر کی تحریک ہو یا راجن پور میں جماعت کے پہلے سکول کی تعمیر تحریک جدید ہو یا حصہ آمد جماعتی دفاتر کی تعمیر ہو یا کچھ اور میں نے ہمیشہ انہیں خوش دلی سے اپنی بساط سے بڑھ کر قربانی دیتے دیکھا ہے۔

عام طور پر جماعت میں سب سے پہلے اپنا اپنی پہلی مرحومہ بیوی کا، میرا اور بچوں کا وعدہ لکھواتے سب سے پہلے ادائیگی کی کوشش کرتے کہا کرتے تھے اگر مولیٰ کے رستے میں جیب خالی کرونگا تب ہی تو وہ دوبارہ اسے بھریگا۔

آپ کے طفیل ہی خاکسارہ کو نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق ملی شادی کے محض ڈیڑھ سال بعد ہی آپ کی تحریک پر میں اس بابرکت نظام میں شامل ہوئی۔ تمام جماعتی رسائل کے چندہ جات کئی کئی سال کا اکٹھا جمع کرا دیتے۔ چندہ جات کی ادائیگی کا ایسا چسکا تھا کہ ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتے مرکزی مہمانوں کی خود خدمت کرتے۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے غیر معمولی محبت رکھتے حد درجہ احترام کرتے۔ امارت ضلع کی برکت ہی تھی کہ محض اللہ کے فضل سے اس بابرکت خاندان کے بہت سے وجود ہمارے گھر تشریف لاتے رہے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس)، حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ، محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ، محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ معہ فیملی اور دیگر بے شمار بابرکت وجود ہمارے گھر کو برکتوں سے نواز گئے۔

حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ نے جس Sheet پر کھانا کھایا تھا اسے اب تک سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ حضور رحمہ اللہ نے اپنا تولیہ آپ کو عنایت فرمایا تھا جسے اپنی ٹیبل کے دراز میں کور کر کے رکھا تھا اور بوقت شہادت یہ کور بھی ان کے لہو میں رنگین ہو گیا تھا۔

آپ کی شہادت پر جس طرح ساری جماعت تڑپ اٹھی اس کی مثال نہیں ملتی محبت اور اخوت کا یہ تعلق خلافت کی برکت ہی ہے۔ اس قدر فون اور ڈاک آئی کہ دل حمد الٰہی سے بھر گیا اتنی ہمدردیاں اور محبتیں خدائے کریم کی غیر معمولی عطا ہی تو ہے نہ صرف مقامی بلکہ عالمگیر جماعت احمدیہ میں دکھ کی لہر دوڑ گئی سب نے تعاون، خلوص اور محبت کی انتہا کر دی اللہ تعالیٰ سب پر فضل فرماتا چلا جائے۔ جزائے خیر عطا کرے اور اپنی امان میں رکھے میں مضمون ہذا کے ذریعے ساری جماعت کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور ہر لحظہ ان کے لئے دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ جماعت کے ساتھ ہو اور ہر دکھ سے بچائے۔

نہایت بے نفس انسان تھے۔ احمدیہ ہال کی نالیاں خود صاف کر دیتے۔ جھاڑو دے دیتے کسی کو بور نہیں ہونے دیتے تھے کام میں بھی چھیڑ چھاڑ جاری رکھتے کام کے بعد سب کا شکریہ ادا کرتے انہیں حسب موسم کچھ نہ کچھ ضرور کھلا پلا کر بھیجتے ہر چھوٹا بڑا آپ کی کمپنی میں لطف محسوس کرتا۔ ان کی ہر ادا انوکھی اور پیاری تھی۔

اپنی طویل مسلسل بیماری کے باوجود اپنی چند یادوں کو مجتمع کر کے لکھوا رہی ہوں احباب جماعت کی خدمت میں آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے ذمہ داریاں بہت کٹھن ہیں میں بہت ناتواں۔ مگر خدا تعالیٰ تو ہر امر پر قادر ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اور ان کے بچوں کو اسی اخلاص، وفا سے ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ دینی و دنیوی حسنات سے نوازے اور سب کا حامی و ناصر ہو۔ ہر مشکل کو آسان بناتا چلا جائے۔ (آمین) میاں صاحب محترم کے درجات بلند تر کرتا چلا جائے۔ ع

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35912 میں Asep Saepullah ولد A.Kosasih پیشہ سرکاری ملازمت عمر 33 سال بیعت 1987ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 63 مربع میٹر واقع Parakansalar انڈونیشیا مالیتی -/12000000 روپے۔ ٹی وی سیٹ مالیتی -/2500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1171500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Asep Saepullah ولد A.Kosasih انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 A.Kosasih والد موصی گواہ شد نمبر 2 Asep Saepupin ولد M.Sanwasi انڈونیشیا

مسل نمبر 35913 میں عبدالرحمان بن کتائے پیشہ کاشتکاری عمر 64 سال بیعت 1953 پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 120 مربع میٹر واقع Cisalada انڈونیشیا مالیتی -/20000000 روپے۔ چاول کا کھیت رقبہ 1.200 مربع Cisalada انڈونیشیا مالیتی -/30000000 روپے۔ زمین رقبہ 35 مربع میٹر واقع Cisalada انڈونیشیا مالیتی -/2000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/66000 روپے ماہوار بصورت متفرق ذرائع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور مبلغ -/84000 روپے ماہانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالرحمان بن کتائے ولد کتائے انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 محسن احمد وصیت نمبر 26685

مسل نمبر 35914 میں احمد الیاس ولد تارجہ پیشہ مربی سلسلہ عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ٹی وی مالیتی -/1200000 روپے۔ ونٹیلیٹر مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1072300 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد الیاس ولد تارجہ انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر نگاتی جو ولد معارجا تومو گواہ شد نمبر 2 ریکیان احمدی ولد سریان انڈونیشیا

مسل نمبر 35915 میں یاتی رسوتی زوجہ سیتیا ملتی آنا پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت 1992ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ طلائی زیور وزنی 6 گرام مالیتی -/420000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ یاتی رسوتی زوجہ سیتیا ملتی آنا انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 سیتیا ملتی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 آر کی ملتی آ دی پسر موصیہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم ساجد محمود بٹر صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم ظفر اللہ خاں بٹر صاحب آف کرتو ضلع شیخوپورہ کی تقریب شادی مورخہ 11 فروری 2004ء کو ہمراہ مکرمہ امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ایوان محمود ربوہ میں ہوئی۔ اس موقع پر دعا محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے کروائی مورخہ 25 جنوری 2004ء کو ان کا نکاح حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے سرگودھا میں پڑھا تھا۔ مکرم ساجد محمود بٹر صاحب مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب (مرحوم) کے پوتے اور مکرمہ امۃ المتین صاحبہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب (مرحوم) کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے۔ آمین

دعائے نعم البدل

مکرم کریم اللہ صاحب دارالصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کا بیٹا رضوان چوہدری بعمر 9 ماہ مورخہ 2 فروری 2004ء کو وفات پا گیا۔ اگلے روز اس کی نماز جنازہ رہائش گاہ پر مکرم امان اللہ سیال صاحب نے پڑھائی۔ اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

کامیابی

مکرم حکیم محمود احمد صاحب کارکن دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کی واقفہ نو بیٹی عزیزہ فائزہ احمد طاہرہ نے ڈسٹرکٹ بورڈ کے تحت منعقدہ کھیلوں میں 800 میٹر کی دوڑ میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔ لجنہ اماء اللہ پاکستان کے زیر انتظام کھیلوں میں دوڑ میں تیسری پوزیشن۔ جبکہ والی بال میں اول آنے والی ٹیم کی طرف سے کھیلتے ہوئے انعام کی مستحق قرار پائی ہے۔ قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید اعلیٰ کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

(وکالت وقف نو)

ضیاء آرنیکا ہیئر آئل

بال گرنا۔ بال سفید ہونا۔ خشکی سکری کیلئے بفضل خدا بیحد مفید قیمت -/25 روپے -/40 روپے تھوک پر رعایت

بٹلی ہومیو پیتھک کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون 213698

ولادت

مکرم محمود احمد باجوہ صاحب شکور پارک ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھانجے ڈاکٹر مبارک محمود اشرف چچہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18 جنوری 2004ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام منال محمود عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد اشرف چچہ صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں کاہلوں آف راولپنڈی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین، والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور صحت وتندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم منور احمد منگلا صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی محترمہ جگر کی خرابی کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 4

لکھتا ہے۔

"جہاں تک کی آمد ورفت کا تعلق ہے امام جماعت احمدیہ کے نے ہوا کا رخ بالکل پھیر کر رکھ دیا ہے پہلے عیسائی مشنری مغرب سے مشرق کی طرف آتے تھے اب مشرق سے مغرب کی طرف جا رہے ہیں۔ کے یہ مناد آجکل یورپ میں . . . تعلیمات کی اشاعت کے وسیع انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔"

اس ایک پیشگوئی سے تحریک جدید کے عظمت اظہر من الشمس ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ڈینٹل سرجن

ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس

0300-9666540

ٹیڑھے دانتوں کا فکسڈ بریسیز سے علاج کیا جاتا ہے۔

مجید کلینک 3 گورونانک پورہ فیصل آباد

صبح 9 بجے سے دوپہر 2 بجے فون کلینک: 614838

احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد دستیانہ روڈ پیپلز کالونی

شام 6 بجے سے 10 بجے رات فون کلینک: 549093

ربوہ میں طلوع وغروب 5 مارچ 2004ء

طلوع فجر	5:08
طلوع آفتاب	6:29
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:11

بقیہ صفحہ 1

جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کے لئے خاص دعا کریں۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے 9۔اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''یوم تحریک جدید'' منایا جائیں اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ثواب دارین حاصل کرنے کا موقع

فضل عمر ہسپتال جماعت کا ادارہ ہے جو ہر سال ہزاروں دکھی اور نادار مریضوں کا مفت علاج معالجہ کرتا ہے اور مخیر حضرات کیلئے خدمت خلق کا موقع فراہم کر رہا ہے۔ ملک میں مہنگائی، ادویات کی قیمتوں میں زبردست اضافہ اور مریضوں کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر اس سہولت کے میسر کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مخیر حضرات سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مد ''امداد نادار مریضاں'' میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

گمشدہ پرس

ایک صاحب کا پرس کہیں گر گیا ہے جس میں نقدی کے علاوہ شناختی کارڈ اور دیگر ضروری کاغذات بھی تھے۔ جن صاحب کو ملے دفتر ہذا سے رابطہ کرلیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیات بمد گندم کھاتہ نمبر 981-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

مجلس انصار اللہ جرمنی کی شوریٰ

مورخہ 11، 12 اکتوبر 2003ء بروز ہفتہ، اتوار کو مجلس انصار اللہ جرمنی کی سالانہ شوریٰ کا کامیاب انعقاد بیت السبوح فرینکفرٹ میں ہوا جس میں جرمنی بھر سے 215 مجالس کے 185 نمائندگان نے شرکت کی اور دو دن تک کئی کئی گھنٹے لگاتار منعقدہ اجلاسات میں تجاویز پر غور کیا اور مشورہ جات دیئے۔ اس مرتبہ ایجنڈا میں کل تین تجاویز رکھی گئی تھیں۔ تجویز نمبر 1 دعوت الی اللہ کے بارے میں اور تجویز نمبر 2 تربیت کے بارے میں تھی تجویز نمبر 3 بجٹ برائے سال 2004ء کی صورت میں پیش کی گئی۔

مورخہ 11/ اکتوبر کو صبح 11:10 پر شوریٰ کا افتتاح تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے عہد دہرانے کے بعد شوریٰ سے خطاب کیا۔ مربی انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب نے دعا کروائی جس کے بعد شوریٰ کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔

قائد عمومی مکرم مظفر احمد چٹھہ صاحب نے گزشتہ سال کی تجاویز پڑھیں اور ان کی منظوری کے بعد ان پر عمل درآمد کی تفصیل بھی بتائی جس کے بعد اس سال بھیجی گئی تجاویز پڑھ کر سنائیں اور ان میں سے رد شدہ تجاویز کو رد کرنے کی وجوہات بیان کیں۔ اس کے بعد تجاویز پر غور کرنے کے لئے کمیٹیوں کا قیام عمل میں آیا جن کے اجلاسات وقفہ برائے نماز و طعام کے بعد منعقد ہوئے شام کو رپورٹ پیش کی گئی۔ جس کے بعد نمائندگان نے ان پر بحث میں حصہ لیا اور دونوں تجاویز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوانے کی رائے پاس کی۔ شام 8:30 پر اجلاس سوم میں بجٹ کی رپورٹ پیش ہوئی جو رات گئے تک۔ اور دوسرے دن اتوار دوپہر تک زیر بحث رہی۔ بجٹ کی منظوری کے بعد نیشنل امیر جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہائزر صاحب کی زیر صدارت نئے صدر مجلس کے لئے انتخاب ہوا۔ دوسرے دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مقصود صاحب کی منظوری بطور نئے صدر مجلس انصار اللہ جرمنی برائے سال 2004-2005 مرحمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ جرمنی کے لئے یہ انتخاب ہر لحاظ سے بابرکت کرے، آمین

(اخبار احمدیہ جرمنی نومبر 2003ء)

کینولہ سیل پوائنٹ

بین الاقوامی ماہرین کے مطابق بلڈ پریشر اور دل کی تمام بیماریوں سے بچنے کیلئے اس سے اچھا کوئی اور تیل نہیں 53 روپے فی لیٹر دستیاب ہے۔ سیزن کینولہ آئل پیکنگ میں بھی دستیاب ہے۔ فون نمبر: 214799

پروپرائٹر سمیع اللہ باجوہ نزد روف بلڈ پو عمر مارکیٹ ربوہ

هو الشافی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هو الناصر

مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری

زیر سرپرستی مقبول احمد خان زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شور کوٹی

بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

خالص سونے کے زیورات

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

Ph 212868 Res: 212867

Mob: 0320-4891446

زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

بخارا اصفہان شجر کاذ یجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں

اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ رفیق دماغ کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے **رفیق دماغ**۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں

قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔

تیار کردہ: **ناصر دواخانہ** (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ

☎04524-212434 Fax:213966

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ

الحمد پراپرٹی سینٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

ملک غلام یٰسین۔ محمد نواز احمد ملک

Mob: 0320-4893942

دوکان: 04524-214681

رہائش ☎ 04524-214228-213051

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649، رہائش 211649

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش

لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ

برانچ 10۔ حمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فون 7441210۔ موبائل 0300-8458676

چیف ایگزیکٹو۔ ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق

زاہد اسٹیٹ ایجنسی

ہیڈ آفس۔ 41 گراؤنڈ فلور۔ 4 بلاک کمرشل گول پلازہ۔ نزد سرکل DHA

فون آفس:- 5740192 موبائل 0300-8458676

چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کیلئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے

1۔ کلرک تعلیم کم از کم میٹرک عمر 25 تا 35 سال 2۔ سیلز مین تعلیم کم از کم میٹرک عمر 25 تا 35 سال

3۔ اکاؤنٹنٹ (جو کمپیوٹر پر اکاؤنٹس بنانا جانتا ہو) تجربہ کم از کم 2 سال

4۔ انٹرویو کیلئے مورخہ 8 مارچ 2004ء کو 11 بجے تشریف لائیں۔

پتہ برائے رابطہ: **میاں بھائی (پٹھکانی فیکٹری)**

گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون: 7932514-16

سی پی ایل نمبر 29